روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 17 جون 2014ء 18 شعبان 1435 ہجری 17/احسان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 137

حضرت عمرؓ کے نزدیک سب سے خوشکن آیت

حضرت عمرؓ نے فرمایا کی میں نے سارا قرآن شروع سے آخر تک پڑھا ہے۔ اور میں نے سورۃ المومن آیات 1 تا 4 (یعنی اللہ گناہوں کو بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، پکڑ میں سخت اور بہت عطا اور وسعت والا ہے) سے زیادہ امید دلانے والی اور خوشکن آیات نہیں دیکھیں۔ان میں گناہوں کی مغفرت کو توبہ کی قبولیت سے پہلے رکھا ہے۔اس میں مومنوں کے لئے ایک اشارہ ہے۔

(تفسیر قرطبی بنی اسرائیل آیت 85 از محمد بن احمد انصاری القرطبی جلد 10 صفحہ 322 دار احیاء التراث العربی۔ بیروت 1985ء)

جلسہ سالانہ جرمنی کا حضورانور کے خطبہ جمعہ سے آغاز، جلسہ کے مقاصد کو سمجھنے اور عملی اصلاح کرنے کی تلقین

جسمانی رکوع وسجود ہیچ ہیں جب تک کہ دل کا رکوع وسجود اور قیام نہ ہو

انتظامیہ مہمان نوازی کی اہمیت کو سمجھے، ہمارے مہمان نوازی کے طریق کے اعلیٰ معیار نظر آنے چاہئیں جس کی ہمیں تعلیم دی گئی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جون 2014ء بمقام کالسروئے جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 جون 2014 کو کالسروئے جرمنی سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا 39 واں جلسہ سالانہ اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسے کی حاضری میں ہر سال اضافہ ہوتا ہے، امید ہے کہ انشاء اللہ اس سال بھی ہوگا، اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری یہ ہے کہ جلسے کے پروگراموں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں، جو نیک باتیں یہاں دیکھیں اور سنیں انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔حضرت مسیح موعود نے جلسے کا مقصد صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرنا اور فقط دین کو چاہنا بتایا ہے۔جلسہ پر ڈیوٹی کرنے والوں کو بطور یاددہانی فرمایا کہ صبر اور برداشت سے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے فرائض ادا کریں اور شاملین جلسہ سے بھی کہ یہاں جلسے پر آنا صرف اس مقصد کے لئے ہونا چاہئے کہ دین سیکھنے کے ساتھ جلسہ کے ماحول میں روحانی ترقی کے سامان کرنے ہیں۔حضرت مسیح موعود کے اس درد کو ہمیشہ محسوس کرتے رہیں۔آپ فرماتے ہیں کہ میں بار بار کہتا ہوں کہ آنکھوں کو پاک کرو اور ان کو روحانیت کے طور سے ایسا ہی روشن کرو جیسا کہ وہ ظاہری طور پر روشن ہیں۔جسمانی رکوع وسجود بھی ہیچ ہیں جب تک دل کا رکوع وسجود اور قیام نہ ہو۔دل کا قیام یہ ہے کہ اس کے حکموں پر قائم ہو اور رکوع یہ کہ اس کی طرف جھکے اور سجود یہ کہ اس کے لئے اپنے وجود سے دستبردار ہو جائے۔پھر آپ نے یہ دعا بھی دی کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے۔ہمیں اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ ہم ان تین دنوں میں اپنی عملی اصلاح کی طرف توجہ دیں۔حضور انور نے حقوق العباد کے ذکر میں پاکستان یا دوسری جگہوں سے ان ملکوں میں آنے والے لڑکے اور لڑکیوں کی طرف سے ہونے والی بعض زیادتیوں کی نشاندہی فرمائی اور پھر فرمایا کہ بعض دفعہ عہدیدار بھی خدا کا خوف نہیں کرتے اور غلط طرفداریاں کر کے اس ظلم میں شامل ہو جاتے ہیں۔پس خدا کا خوف رکھتے ہوئے ہر ایک کو اپنے آپ کو روحانی بیماریوں سے بچانے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انشاء اللہ اس مہینے کے آخر میں رمضان کا مہینہ بھی شروع ہو رہا ہے۔جو عملی تربیت کا مہینہ ہے۔اگر ان دنوں کی برکتوں کو رمضان المبارک کی عظیم برکتوں سے جوڑنے کی کوشش کریں گے تو ایک روحانی انقلاب ہم میں پیدا ہو سکتا ہے۔پس اپنی حالتوں کو درست کریں۔یہاں آنے والے اسائیلم سیکرز اگر جماعت کی مخالفت کی وجہ سے پاکستان سے آئے ہیں تو یہاں پھر جماعت کے سفیر بن کر اپنا کردار ادا کریں اور اپنے عملوں سے اس بات کا اظہار کریں جو جماعت کی حقیقی تعلیم ہے۔دنیا بے شک کمائیں لیکن دنیا میں ڈوب جانے کی بجائے اپنی روحانیت کی طرف بھی توجہ دیں۔دنیائے احمدیت میں اب نیکیوں میں سبقت لے جانے کی ایک دوڑ لگی ہوئی ہے۔پس آپ لوگ بھی کوشش کریں کہ اس دوڑ میں پیچھے نہ رہ جائیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے الہام وسع مکانک کا تذکرہ کرتے ہوئے کارکنان جلسہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا یہ الہام آپ کے ماننے والوں کے لئے بھی ہے کہ یہ وسعت جو مکانیت میں ہوگی، مہمان نوازی میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔پس اس خدمت کے کرنے والوں کو وسع مکانک کے اللہ تعالیٰ کے حکم کو آج بھی پورا کرنے کے لئے اپنے دلوں کو مہمانوں کے لئے وسیع کرنا ہوگا۔حضور انور نے آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی کی مثالیں بیان فرمائیں اور پھر فرمایا کہ یہ باتیں صرف ہمارے پڑھنے، سننے اور لطف اٹھانے کے لئے نہیں ہیں۔بلکہ عمل کرنے کے لئے ہیں۔پس یہاں کی انتظامیہ کو میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مہمان نوازی کی اہمیت کو سمجھیں۔ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق اور عزت کے ساتھ کھانا کھلایا جائے۔فرمایا کہ بہت سے غیر مہمان بھی ہمارے فنکشن میں شامل ہوتے ہیں، ان پر ہماری مہمان نوازی کا بھی بہت اثر ہوتا ہے۔جس کا وہ اظہار بھی کرتے ہیں۔اس لئے ہمارے مہمان نوازی کے طریق کے اعلیٰ معیار نظر آنے چاہئیں جس کی ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔حضور انور نے مہمان نوازی کے حوالے سے دیگر بعض اہم ہدایات سے نوازا اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمام کام کرنے والوں کو بہترین رنگ میں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔حضور انور نے سیکیورٹی کی طرف بھی احباب اور انتظامیہ کو توجہ دلائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور تمام شاملین جلسہ کو ان برکات کو سمیٹنے والا بنائے۔

39 واں جلسہ سالانہ جرمنی

اختتام پذیر ہوگیا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ اور اس کی رحمتوں اور فضلوں کو سمیٹتے ہوئے 39 واں جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء اپنی اعلیٰ روایات اور انتہائی کامیابی کے ساتھ مورخہ 13 تا 15 جون 2014ء کو منعقد ہوا۔ یہ جلسہ سالانہ کالسروئے جرمنی میں شاندار جماعتی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اختتام پذیر ہوا۔جس میں 72 ممالک کے 33 ہزار 171 احمدی مرد و خواتین نے شرکت کی۔

احباب جماعت جرمنی نے جلسہ کے جملہ انتظامات کی تکمیل اور ان کو کامیاب بنانے کے لئے محنت ولگن سے خدمت کی اور جلسہ سالانہ بخیر وخوبی منعقد ہوا۔اس میں شامل ہونے والے ہزاروں احمدیوں کے ساتھ ساتھ احمدیہ ٹیلی ویژن کے براہ راست ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگراموں کے ذریعہ کل دنیا کے احمدی بھی اس میں شامل ہو کر روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے ساتھ اس جلسہ کا افتتاح فرمایا۔اس خطبہ کے علاوہ 3 پُرمعارف اور روحانی تعلیمات سے لبریز خطابات (مستورات سے خطاب، جرمن مہمانوں سے خطاب اور اختتامی خطاب) ارشاد فرمائے۔مورخہ 13 جون کو پاکستانی وقت کے مطابق شام 4:45 بجے پرچم کشائی ہوئی۔مورخہ 15 جون 2014ء کو بیعت کی تقریب سعید بھی منعقد ہوئی۔جس سے مقامی نومبائعین اور احمدی احباب وخواتین کے علاوہ ساری دنیا کے احمدیوں نے تجدید بیعت کا شرف بھی حاصل کیا۔

اس جلسہ میں 10 علماء سلسلہ نے مقررہ عناوین پر اردو اور جرمن میں تقاریر کیں۔اس جلسہ میں جرمنی اور دیگر کئی ممالک کے عمائدین اور سرکردہ

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کے قرب کی حقیقت، اس کو حاصل کرنے کے بعض طریق اس کی اہمیت اور اپنی جماعت سے اس کے حصول کے لئے توقعات کا اظہار

اصل نیکی خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے اور اس کی طرف سے ہی نیکی آتی ہے

تمام اشیاء خواہ وہ ارضی ہیں یا سماوی اللہ تعالیٰ کی صفات کے اظلال اور آثار ہیں اور جب صفات میں نفع ہی نفع ہے تو بتلاؤ کہ ذات میں کس قدر نفع اور سود ہوگا

قرب خدا تعالیٰ کے برگزیدہ سے جڑ کر ہی ملتا ہے جس سے مسلسل اللہ تعالیٰ اپنے نور سے اس کو فیضیاب فرماتا رہتا ہے

ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہوسکتا

استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں قرآن شریف میں دو معنے پر آیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو، جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں، خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے

بخوبی یاد رکھو کہ گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے اور نہ صرف ہلاک ہی ہوتا ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے

عمل صالح بڑی ہی نعمت ہے۔ خداوند کریم عمل صالح سے راضی ہو جاتا ہے اور قرب حضرت احدیّت حاصل ہوتا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2 مئی 2014ء بمطابق 2 ہجرت 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کے حوالے سے میں گزشتہ خطبات میں معرفتِ الٰہی کے طریق محبت الٰہی کے طریق اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی حقیقت کا بیان کرتا رہا ہوں۔ آج آپ کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے آپ کے اس علمی خزانے میں سے چند حوالے پیش کروں گا جن میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے قرب کی حقیقت، اس کی اہمیت، اس کو حاصل کرنے کے بعض طریق اور اپنی جماعت سے اس کے حصول کے لئے توقعات کا اظہار فرمایا ہے۔

اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنا ہے تو اس بات کا ادراک ہونا ضروری ہے کہ اصل نیکی خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے اور اس کی طرف سے ہی نیکی آتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی تعلیم کو اختیار کرنے سے ملتی ہے اور نتیجۃً خدا تعالیٰ کے انعامات اور اس کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

''حقیقی طور پر بجز خدائے تعالیٰ کے اور کوئی نیک نہیں۔ تمام اخلاق فاضلہ اور تمام نیکیاں اسی کے لئے مسلّم ہیں۔ پھر جس قدر کوئی اپنے نفس اور ارادت سے فانی ہو کر اس ذات خیر محض کا قرب حاصل کرتا ہے اسی قدر اخلاقِ الٰہیہ اس کے نفس پر منعکس ہوتی ہیں......''

(یعنی جس قدر کوئی اپنے نفس اور ارادت یعنی چاہت اور پسند سے بالا ہو کر اللہ تعالیٰ کے قرب کی کوشش کرتا ہے تو پھر اسے اس کا قرب حاصل ہو جاتا ہے اور اخلاق الٰہیہ جو ہیں اس کے نفس پر منعکس ہوتے ہیں۔ جب انسان اپنے نفس سے بالا ہو، انسان اپنی پسندوں کو چھوڑے، اللہ تعالیٰ میں ڈوبنے کی کوشش کرے تو پھر یہ نتیجہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے جو اخلاق ہیں، اللہ تعالیٰ کے جو رنگ ہیں اس میں انسان رنگین ہونا شروع ہوتا ہے اور پھر جتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہوگا اس کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق ملتی چلتی جائے گی، بڑھتی چلی جائے گی۔)

فرمایا: ''......پس بندہ کو جو جو خوبیاں اور سچی تہذیب حاصل ہوتی ہے وہ خدا ہی کے قرب سے حاصل ہوتی ہے اور ایسا ہی چاہئے تھا کیونکہ مخلوق فی ذاتہٖ کچھ چیز نہیں ہے۔ سو اخلاق فاضلہ الٰہیہ کا انعکاس انہیں کے دلوں پر ہوتا ہے کہ جو لوگ قرآن شریف کا کامل اتباع اختیار کرتے ہیں......'' اللہ تعالیٰ کے جو اخلاق فاضلہ ہیں اسی کے دل پر منعکس ہوتے ہیں، انہیں سے ان کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے اسی کی جو قرآن شریف کی مکمل اور کامل پیروی کرتے ہیں اتباع کرتے ہیں۔

فرمایا: ''......اور تجربہ صحیحہ بتلا سکتا ہے کہ جس مشرب صافی اور روحانی ذوق اور محبت کے بھرے ہوئے جوش سے اخلاق فاضلہ ان سے صادر ہوتے ہیں اس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی اگرچہ منہ سے ہر یک شخص دعویٰ کر سکتا ہے اور لاف وگذاف کے طور پر ہر یک کی زبان چل سکتی ہے مگر جو تجربہ صحیحہ کا تنگ دروازہ ہے اس دروازہ سے سلامت نکلنے والے یہی لوگ ہیں اور دوسرے لوگ اگر کچھ اخلاق فاضلہ ظاہر کرتے بھی ہیں تو تکلّف اور تصنّع سے ظاہر کرتے ہیں......'' (جو اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہے قرآن شریف کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے اسی سے ہی ایسے اخلاق ظاہر ہوں گے۔ دوسری دنیا میں یا اس کے علاوہ اگر کوئی اخلاق فاضلہ ظاہر کرتا ہے یا بظاہر اخلاق ظاہر ہو رہے ہیں تو تکلف ہے، تصنع ہے، بناوٹ ہے۔)

فرمایا: ''...... اور اپنی آلودگیوں کو پوشیدہ رکھ کر اور اپنی بیماریوں کو چھپا کر اپنی جھوٹی تہذیب دکھلاتے ہیں......'' (ان کے اوپر جو گند ہیں، زنگ لگے ہوئے ہیں ان کو انہوں نے چھپایا ہوتا ہے، اخلاق اصل میں نہیں ہوتے وہ ظاہری لیپا پوتی ہوتی ہے، بناوٹ ہوتی ہے، تصنع ہوتی ہے۔)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

فرمایا: ''......اپنی جھوٹی تہذیب دکھلاتے ہیں......'' (سب کچھ انہوں نے چھپایا ہوتا ہے۔)

''......اور ادنیٰ ادنیٰ امتحانوں میں ان کی قلعی کھل جاتی ہے......'' (جب امتحان آتا ہے، آزمایا جاتا ہے تو قلعی کھل جاتی ہے۔ ذاتی مقدمے ہوتے ہیں تو اس وقت پتا لگ جاتا ہے کہ کتنے پانی میں ہیں۔ جھوٹ اور سچ اور اخلاق سب ظاہر ہوجاتے ہیں۔ یہ پتا لگ جاتا ہے کہ جھوٹ کتنا ہے۔ سچ کو کتنا چھپایا جارہا ہے یہ پتا لگ جاتا ہے۔ اخلاق کس حد تک دکھائے جارہے ہیں یہ پتا لگ جاتا ہے۔ اور یہ نہ بھی ہو تو حضرت مصلح موعودؓ نے مثال دی ہے کہ ایک دفعہ بڑے پڑھے لکھوں کی ایک جگہ ایک مجلس میں جو ظاہری طور پر سوسائٹی کے بڑے سرکردہ بنے پھرتے تھے، ان کی مجلس میں فیصلہ ہوا کہ آج بے تکلف مجلس ہونی چاہئے اور آپ کہتے ہیں اس بے تکلفی کا معیار یہ تھا کہ جو کچھ بیہودگیاں ہوسکتی تھیں وہ کی گئیں۔ تو وہاں ان سب کی قلعی کھل جاتی ہے۔

فرمایا: ''......اور تکلف اور تصنع اخلاق فاضلہ کے ادا کرنے میں اکثر وہ اس لئے کرتے ہیں کہ اپنی دنیا اور معاشرت کا حسن انتظام وہ اسی میں دیکھتے ہیں......'' (یہ تکلف اور تصنع اور اخلاق کیوں دکھائے جاتے ہیں؟ اس لئے کہ ان کی جو دنیا ہے، جو دنیاوی باتیں ہیں، معاشرہ ہے اس میں وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے لئے یہ چیزیں دکھانی ضروری ہیں۔ اس سے ہمیں فائدہ ہوگا۔ اس لئے دکھایا جاتا ہے نہ کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے۔)

فرمایا: ''......اور اگر اپنی اندرونی آلائشوں کی ہر جگہ پیروی کریں تو پھر مہمات معاشرت میں خلل پڑتا ہے......'' (جو ان کے دلوں میں گندگی اور آلائشیں شامل ہوئی ہوئی ہیں اگر اس کی پیروی کریں، اس کے پیچھے چلیں تو جو کچھ ان کے دنیاوی کام ہیں وہ پھر متاثر ہوں گے، ان میں خلل پڑے گا۔ اس لئے یہ اخلاق دکھانے کا مقصد صرف ذاتی مفاد ہوتا ہے نہ کہ اخلاق کو لاگو کرنا۔ اخلاق پر عمل کرنا اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو، اخلاق اس لئے دکھانا کہ دوسرے کا فائدہ ہو، (یہ مقصد نہیں ہوتا)۔

فرمایا: ''......اور اگرچہ بقدر استعداد فطرتی کے کچھ تخم اخلاق کا ان میں بھی ہوتا ہے مگر وہ اکثر نفسانی خواہشوں کے کانٹوں کے نیچے دبا رہتا ہے اور بغیر آمیزش اغراض نفسانی کے خالصاً للہ ظاہر نہیں ہوتا چہ جائیکہ اپنے کمال کو پہنچے اور خالصاً للہ انہیں میں وہ تخم کمال کو پہنچتا ہے کہ جو خدا کے ہو رہتے ہیں اور جن کے نفوس کو خدائے تعالیٰ غیریت کی لوث سے بکلّی خالی پاکر خود اپنے پاک اخلاق سے بھر دیتا ہے......'' (وہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے لئے کرتے ہیں اور جو غیریت کی آلودگی ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز کی آلودگی ہے وہ اس سے بالکل پاک ہوجاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے اخلاق ان میں بھر دیتا ہے۔) ''......اور ان کے دلوں میں وہ اخلاق ایسے پیارے کر دیتا ہے جیسے وہ اس کو آپ پیارے ہیں۔ پس وہ لوگ فانی ہونے کی وجہ سے تخلّق باخلاق اللہ کا ایسا مرتبہ حاصل کر لیتے ہیں کہ گویا وہ خدا کا ایک آلہ ہوجاتے ہیں جس کی توسّط سے وہ اپنے اخلاق ظاہر کرتا ہے اور ان کو بھوکے اور پیاسے پاکر وہ آبِ زلال ان کو اپنے اس خاص چشمہ سے پلاتا ہے......'' (یعنی اخلاق کا، روحانیت کا ایک میٹھا پانی پلاتا ہے۔)

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 542-541 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

پھر ایک جگہ قرب الٰہی کے طریق کے بارے میں فرمایا کہ

''خدا تعالیٰ دھوکا کھانے والا نہیں۔ وہ انہیں کو اپنا خاص مقرب بناتا ہے جو مچھلیوں کی طرح اس کی محبت کے دریا میں ہمیشہ فطرتاً تیرنے والے ہیں اور اسی کے ہو رہتے ہیں اور اسی کی اطاعت میں فنا ہو جاتے ہیں۔ پس یہ قول کسی سچے راستباز کا نہیں ہوسکتا......'' (جو بعض مذہبوں کے بعض لوگوں کا اس کے بارہ میں نظریہ ہے۔) ''کہ خدا تعالیٰ کے سوا در حقیقت سب گندے ہی ہیں اور کوئی نہ کبھی پاک ہوا نہ ہوگا......''۔

فرمایا: ''......گویا خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عبث پیدا کیا ہے بلکہ سچی معرفت اور گیان کا یہ قول ہے کہ نوع انسان میں ابتدا سے یہ سنت اللہ ہے کہ وہ اپنی محبت رکھنے والوں کو پاک کرتا رہا ہے۔ ہاں حقیقی پاکی اور پاکیزگی کا چشمہ خدا تعالیٰ ہی ہے۔ جو لوگ ذکر اور عبادات اور محبت سے اس کی یاد میں مصروف رہتے ہیں خدا تعالیٰ اپنی صفت ان پر بھی ڈال دیتا ہے تب وہ بھی اس پاکی سے ظلی طور پر حصہ پالیتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی ذات میں حقیقی طور پر موجود ہے''۔

(ست بچن، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 210)

پھر آپ نے فرمایا کہ یہ اخلاق فاضلہ اور نیکیاں اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا جو وسیلہ اور نمونہ اور تعلیم خدا تعالیٰ نے ہمارے سامنے رکھی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

''ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ راہِ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتدا اُس امام الرسل کے حاصل ہوسکیں کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے''۔

(ازالہ اوہام حصہ اوّل، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 170)

پھر (دین حق) کی حقیقت کیا ہے اور ایک (مون) کو کیسا ہونا چاہئے اور ایک (مومن) کو خدا تعالیٰ کا قرب کس معیار تک پہنچاتا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ

''(دین حق) کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا اور اپنے تمام ارادوں سے کھوئے جانا اور خدا کے ارادہ اور رضاء میں محو ہوجانا اور خدا میں گم ہوکر ایک موت اپنے پر وارد کر لینا اور اس کی محبت ذاتی سے پورا رنگ حاصل کرکے محض محبت کے جوش سے اس کی اطاعت کرنا نہ کسی اور بناء پر اور ایسی آنکھیں حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ دیکھتی ہوں اور ایسے کان حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ سنتے ہوں اور ایسا دل پیدا کرنا جو سراسر اس کی طرف جھکا ہوا ہو اور ایسی زبان حاصل کرنا جو اس کے بلائے بولتی ہو۔ یہ وہ مقام ہے جس پر تمام سلوک ختم ہوجاتے ہیں اور انسانی قویٰ اپنے ذمہ کا تمام کام کر چکتے ہیں......'' (سلوک کا مطلب یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے کوشش کرکے ہر قسم کی مشکلات میں سے بھی گزرے اور خدا تعالیٰ کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔)

پھر فرمایا: ''......اور پورے طور پر انسان کی نفسانیت پر موت وارد ہوجاتی ہے تب خدا تعالیٰ کی رحمت اپنے زندہ کلام اور چمکتے ہوئے نوروں کے ساتھ دوبارہ اُس کو زندگی بخشتی ہے اور وہ خدا کے لذیذ کلام سے مشرف ہوتا ہے اور وہ دقیق در دقیق نور جس کو عقلیں دریافت نہیں کرسکتیں اور آنکھیں اس کی کُنہ تک نہیں پہنچتیں وہ خود انسان کے دل سے نزدیک ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ (-) (ق:17)۔ یعنی ہم اس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ اُس سے نزدیک ہیں۔ پس ایسا ہی وہ اپنے قرب سے فانی انسان کو مشرف کرتا ہے۔ تب وہ وقت آتا ہے کہ نابینائی دُور ہوکر آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں اور انسان اپنے خدا کو اُن نئی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ اور اُس کی آواز سنتا ہے اور اس کی نُور کی چادر کے اندر اپنے تئیں لپٹا ہوا پاتا ہے۔ تب مذہب کی غرض ختم ہوجاتی ہے اور انسان اپنے خدا کے مشاہدہ سے سفلی زندگی کا گندہ چولہ اپنے وجود پر سے پھینک دیتا ہے......'' (جو گندی زندگی ہے، گندہ چولہ ہے، اس گندگی کا، دنیاوی چیزوں کا جو لباس پہنا ہوا ہے، وہ انسان پھینک دیتا ہے۔ جب اُسے اللہ تعالیٰ کا اتنا قرب حاصل ہوجائے۔) ''......اور ایک نور کا پیراہن پہن لیتا ہے......'' (ایک نیا لباس پہنتا ہے جو نور ہوتا ہے) ''......اور نہ صرف وعدہ کے طور پر اور نہ فقط آخرت کے انتظار میں خدا کے دیدار اور بہشت کا منتظر رہتا ہے بلکہ اسی جگہ اور اسی دنیا میں دیدار اور گفتار اور جنت کی نعمتوں کو پالیتا ہے''

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 160-161)

پھر استغفار کی دو قسموں کا ذکر فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ

''استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں قرآن شریف میں دو معنے پر آیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کرکے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہوکر اس سے مدد چاہنا یہ استغفار تو مقربوں کا ہے......'' ہر وقت استغفار اس لئے چاہنا کہ ایک دل میں خدا ہی ہر وقت یاد رہے اور انسان

اللہ تعالیٰ کی محبت میں مضبوط ہوتا جائے۔ یہ استغفار تو مقربوں کا ہے۔‘‘...... جو ایک طرفۃ العین خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں......‘‘یعنی ایک لمحہ کے لئے بھی خدا سے علیحدہ ہونا سمجھتے ہیں کہ ہماری تباہی ہو جائے گی۔’’......اس لئے استغفار کرتے ہیں تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے۔ اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشوونما پا کر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے اور ان دونوں صورتوں کا نام استغفار رکھا گیا ہے۔‘‘

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 346-347)

اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ کی پہچان کے کئی مرتبے ہیں۔ مگر سب سے اعلیٰ مرتبہ قرب الٰہی کا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی صحیح رنگ میں پہچان ہوتی ہے۔ اس لئے صرف اس بات پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ میں نے سچی خوابیں دیکھ لی ہیں یا کوئی کشف مجھے ہو گیا یا الہام ہو گیا۔ الہام تو بلعم کو بھی ہو گیا تھا لیکن اس نے اس کے باوجود ٹھوکر کھائی۔ اس لئے قرب کی تلاش کرو اور قرب خدا تعالیٰ کے برگزیدہ سے جڑ کر ہی ملتا ہے جس سے مسلسل اللہ تعالیٰ اس کو اپنے نور سے فیضیاب فرماتا رہتا ہے اور پھر خدا تعالیٰ کی رضا بندے کا مقصود ہو جاتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

’’خدا نور ہے جیسا کہ اس نے فرمایا اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النور:36)۔ پس وہ شخص جو صرف اس نور کے لوازم کو دیکھتا ہے وہ اس شخص کی مانند ہے جو دور سے ایک دھواں دیکھتا ہے مگر آگ کی روشنی نہیں دیکھتا اِس لئے وہ روشنی کے فوائد سے محروم ہے......‘‘(روشنی کے فوائد تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا میں ڈوب جانے سے ملتے ہیں)۔ فرمایا کہ ’’......اور نیز اس کی گرمی سے بھی جو بشریّت کی آلودگی کو جلاتی ہے......‘‘فوائد سے بھی محروم ہے اور نیز اس کی گرمی سے بھی جو بشریت کی آلودگی کو جلاتی ہے۔ انسان کے بشری تقاضے ہونے کے جو بعض گند ہیں جنہوں نے اس کو گھیرا ہوا ہے، اس گرمی سے بھی محروم رہتا ہے، اس آگ سے محروم رہتا ہے جو ان گندوں کو جلاتی ہے۔ فرمایا کہ ’’......پس وہ لوگ جو صرف منقولی یا معقولی دلائل یا ظنّی الہامات سے خدا تعالیٰ کے وجود پر دلیل پکڑتے ہیں جیسے علماء ظاہری یا جیسے فلسفی لوگ اور یا ایسے لوگ جو صرف اپنے روحانی قویٰ سے جو استعداد کشوف اور رؤیا ہے خدا تعالیٰ کی ہستی کو مانتے ہیں مگر خدا کے قرب کی روشنی سے بے نصیب ہیں......‘‘(اب اس میں یہ فرمایا کہ ان کے پاس منقولی اور عقلی دلائل بھی ہیں۔ الہامات پر یا بعض دفعہ خوابوں پر ظن کرتے ہوئے ان کو خدا تعالیٰ کی ہستی پر اور وجود پر یقین بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہے۔ علماء ظاہری اسی چیز کی وجہ سے خدا کو مانتے ہیں یا ایسے فلسفی یا وہ لوگ جن کی روحانیت اس حد تک ہے کہ ان میں بعض کشف اور رؤیا صالحہ کی استعدادیں بھی موجود ہوتی ہیں اور اس وجہ سے خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں مگر ان سب چیزوں کے باوجود وہ خدا تعالیٰ کے قرب کی روشنی سے بے نصیب ہیں۔ فرمایا کہ)’’......وہ اس انسان کی مانند ہیں جو دور سے آگ کا دھواں دیکھتا ہے مگر آگ کی روشنی کو نہیں دیکھتا اور صرف دھوئیں پر غور کرنے سے آگ کے وجود پر یقین کر لیتا ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 14)

پھر قرب کے مدارج کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے یہ فرمایا کہ

’’چونکہ مدارج قرب اور تعلق حضرت احدیت کے مختلف ہیں......‘‘اللہ تعالیٰ سے ملنے کے جو قرب اور تعلق کے درجے ہیں وہ مختلف ہیں۔’’......اس لئے ایک شخص باوجود خدا کا مقرب ہونے کے جب ایسے شخص سے مقابلہ کرتا ہے جو قرب اور محبت کے مقام میں اس سے بہت بڑھ کر ہے تو آخر نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ یہ شخص جو ادنیٰ درجہ کا قرب الٰہی رکھتا ہے نہ صرف ہلاک ہوتا ہے بلکہ بے ایمان ہو کر مرتا ہے جیسا کہ موسیٰ کے مقابل پر بلعم باعور کا حال ہوا......‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 349)

اور آپ نے فرمایا کہ اس قرب کے مقام کا جو سب سے اعلیٰ درجہ ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام دیا ہے۔ آج اس زمانے میں اب جو آپ سے علیحدہ ہو کر اس قرب کی تلاش کرے گا اس کا انجام پھر بلعم جیسا ہی ہوگا۔

پھر آپ نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب قرآن کریم کی پیروی سے ملتا ہے اور ایسا قرب پانے والے کے لئے خدا تعالیٰ پھر نشانات دکھاتا ہے۔ زبانی جمع خرچ نہیں ہوتا۔

فرمایا کہ ’’ہر ایک جو اُس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندہ کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے جیسا کہ اُس نے لیکھرام پر ظاہر کیا اور اس کی موت ایسی حالت میں ہوئی کہ وہ خوب سمجھتا تھا کہ خدا نے اُس کی موت سے (دین) کی سچائی پر مہر لگا دی۔ غرض اس طرح پر خدا اپنے زندہ تصرفات سے قرآن شریف کی پیروی کرنے والے کو کھینچتا کھینچتا قرب کے بلند مینار تک پہنچا دیتا ہے۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 309)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’یہ بات بھی خوب یاد رکھنی چاہئے کہ ہر بات میں منافع ہوتا ہے۔ دُنیا میں دیکھ لو۔ اعلیٰ درجہ کی نباتات سے لے کر کیڑوں اور چوہوں تک بھی کوئی چیز ایسی نہیں جو انسان کے لئے منفعت اور فائدے سے خالی ہو۔ یہ تمام اشیاء خواہ وہ ارضی ہیں یا سماوی اللہ تعالیٰ کی صفات کے اظلال اور آثار ہیں اور جب صفات میں نفع ہی نفع ہے، تو بتلاؤ کہ ذات میں کس قدر نفع اور سود ہوگا۔ اس مقام پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جیسے ان اشیاء سے کسی وقت نقصان اٹھاتے ہیں تو اپنی غلطی اور نافہمی کی وجہ سے۔ اس لئے نہیں کہ نفس الامر میں ان اشیاء میں مضرّت ہی ہے......‘‘(یعنی ان چیزوں کے اندر سوائے نقصان کے اور کچھ ہے ہی نہیں۔)’’......نہیں بلکہ اپنی غلطی اور خطا کاری سے......‘‘(انسان نقصان اٹھاتا ہے۔ اگر کسی چیز میں نقصان پہنچے۔) فرمایا:’’......اسی طرح پر ہم اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا علم نہ رکھنے کی وجہ سے تکلیف اور مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں ورنہ خدا تعالیٰ تو ہمہ رحم اور کرم ہے۔ دُنیا میں تکلیف اٹھانے اور رنج پانے کا یہی ایک راز ہے کہ ہم اپنے ہاتھوں اپنی سوءِ فہم اور قصورِ علم کی وجہ سے مبتلائے مصائب ہوتے ہیں......‘‘(صحیح طرح ہم کسی بات کو سمجھ نہیں سکتے یا ہمیں علم نہیں ہوتا اس وجہ سے مصیبتوں اور مشکلات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔) فرمایا:’’......پس اس صفاتی آئینہ کے روزن سے ہی ہم اللہ تعالیٰ کو رحیم اور کریم اور حد سے زیادہ قیاس سے باہر نافع ہستی پاتے ہیں اور ان منافع سے زیادہ بہرہ ور وہی ہوتا ہے جو اس کے زیادہ قریب اور نزدیک ہو جاتا ہے اور یہ درجہ اُن لوگوں کو ہی ملتا ہے جو متّقی کہلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں جگہ پاتے ہیں۔ جوں جوں متقی خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے ایک نور ہدایت اسے ملتا ہے جو اس کی معلومات اور عقل میں ایک خاص قسم کی روشنی پیدا کرتا ہے اور جوں جوں دور ہوتا جاتا ہے ایک تباہ کرنے والی تاریکی اس کے دل و دماغ پر قبضہ کر لیتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ صُمٌّ بُکْمٌ (-)(البقرۃ:19) کا مصداق ہو کر ذلّت اور تباہی کا مَورِد بن جاتا ہے، مگر اس کے بالمقابل نور اور روشنی سے بہرہ ور انسان اعلیٰ درجہ کی راحت اور عزّت پاتا ہے؛ چنانچہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔(-)(الفجر:28-29)......‘‘(یعنی اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔ اسے پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ)’’......یعنی اے وہ نفس جو اطمینان یافتہ ہے اور پھر یہ اطمینان خدا کے ساتھ پایا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 69۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

آپ نے اس کی یہ وضاحت بھی فرمائی کہ بعض لوگ بظاہر حکومت سے کچھ حاصل کر کے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ بعض لوگوں کے اطمینان کے ذریعہ ان کی اولاد اور رشتہ دار اور اردگرد کے لوگ ہوتے ہیں مگر یہ سب کچھ جو ہے یہ سچا اطمینان مہیا نہیں کر سکتا بلکہ پیاس کے مریض کی طرح جوں جوں ان لوگوں سے یہ بظاہر اطمینان حاصل کر رہے ہوتے ہیں پیاس بڑھتی چلی جاتی ہے، تسلی نہیں ہوتی۔ آخر انسان کو یہ بیماری ہلاک کر دیتی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس بندے نے خدا تعالیٰ کا قرب پا کر یہ اطمینان حاصل کیا ہے اس کے پاس بے انتہا دولت بھی ہو تو وہ اس کی خدا تعالیٰ کے مقابلے میں

ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں کرتا۔ دنیا اس کا مقصود نہیں ہوتی۔ وہ اصل راحت کی تلاش کرتا ہے جو خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ

"خدا تعالیٰ نے سمجھایا کہ تمام راحت انسان کی خدا تعالیٰ کے قرب اور محبت میں ہے اور جب اس سے علاقہ توڑ کر دنیا کی طرف جھکے تو یہ جہنمی زندگی ہے اور اس جہنمی زندگی پر آخر کار ہر ایک شخص اطلاع پا لیتا ہے اور اگرچہ اس وقت اطلاع پاوے جبکہ یکدفعہ مال و متاع اور دنیا کے تعلقات کو چھوڑ کر مرنے لگے۔"

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 158)

بہر حال کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی وقت یہ اطلاع مل جاتی ہے کہ دنیا جہنمی ہے۔ چاہے مرتے وقت ہی انسان کو اس کی اطلاع ہو۔ پھر فرمایا کہ

"اعلیٰ درجے کی خوشی خدا میں ملتی ہے۔ جس سے پرے کوئی خوشی نہیں ہے۔ جنت پوشیدہ کو کہتے ہیں......" (یعنی چھپی ہوئی چیز کو جنت کہتے ہیں) "......اور جنت کو جنت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ اصل جنت خدا ہے جس کی طرف تردّد منسوب ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے بہشت کے اعظم ترین انعامات میں رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ (التوبۃ:72) ہی رکھا ہے۔ انسان انسان کی حیثیت سے کسی نہ کسی دکھ اور تردّد میں ہوتا ہے، مگر جس قدر قرب الٰہی حاصل کرتا جاتا ہے اور تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ سے رنگین ہوتا جاتا ہے، اسی قدر اصل سکھ اور آرام پاتا ہے۔ جس قدر قرب الٰہی ہو گا لازمی طور پر اسی قدر خدا کی نعمتوں سے حصہ لے گا اور رفع کے معنے اسی پر دلالت کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 396۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

خدا کا قرب پانے کی کوشش کرنے والوں کے انجام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

"جو شخص اپنے وجود کو خدا کے آگے رکھ دے اور اپنی زندگی اس کی راہوں میں وقف کرے اور نیکی کرنے میں سرگرم ہو سو وہ سرچشمہ قرب الٰہی سے اپنا اجر پائے گا اور ان لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ یعنی جو شخص اپنے تمام قویٰ کو خدا کی راہ میں لگا دے اور خالص خدا کے لئے اس کا قول اور فعل اور حرکت اور سکون اور تمام زندگی ہو جائے۔ اور حقیقی نیکی بجالانے میں سرگرم رہے، سو اس کو خدا اپنے پاس سے اجر دے گا اور خوف اور حزن سے نجات بخشے گا۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 344)

پھر دعا جو قرب الٰہی کا ذریعہ ہے اس کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ

"دعا کی مثال ایک چشمۂ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے۔ وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے۔ جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس دعا کا ٹھیک محل نماز ہے......" دعا کی صحیح جگہ ہے وہ نماز ہے۔ یہی حقیقت میں صحیح دعا ہو سکتی ہے۔) فرمایا کہ "......جس میں وہ راحت اور سرور مومن کو ملتا ہے......" (نماز میں راحت اور سرور مومن کو ملتا ہے) "کہ جس کے مقابل ایک عیاش کا کامل درجہ کا سرور جو اُسے کسی بدمعاشی میں میسر آ سکتا ہے ہیچ ہے۔ بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قربِ الٰہی ہے۔ دُعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 45۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے نمازوں کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے اور وہ حق تبھی ادا ہو گا جب اس کی ادائیگی با قاعدہ کی جائے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس طرح کی جائے۔

پھر نمازوں اور دعاؤں کے معیار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مزید آپ فرماتے ہیں کہ

"انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابل قدر شئے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خدا تعالیٰ مہلت اس لئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اُسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔ سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجالاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی۔ اس لیے دل کا رجوعِ تام اس کی طرف ہونا ضروری ہے۔......" (دل کا مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونا ضروری ہے۔) "......اب دیکھو کہ ہزاروں (-) ہیں۔ مگر سوائے اس کے کہ ان میں رسمی عبادت ہو اور کیا ہے؟ ایسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت یہودیوں کی حالت تھی کہ رسم اور عادت کے طور پر عبادت کرتے تھے اور دل کا حقیقی میلان جو کہ عبادت کی رُوح ہے ہرگز نہ تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان پر لعنت کی۔ پس اس وقت بھی جو لوگ پاکیزگی قلب کی فکر نہیں کرتے تو اگر رسم و عادت کے طور پر وہ سینکڑوں ٹکریں مارتے ہیں ان کو کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگیٔ قلب سے ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) (الشمس:10-11) کہ وہی بامراد ہو گا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے اور جو اُسے پاک نہ کرے گا بلکہ خاک میں ملا دیگا یعنی سفلی خواہشات کا اُسے مخزن بنا رکھے گا وہ نامراد رہے گا۔ اس بات سے ہمیں انکار نہیں ہے کہ خدا کی طرف آنے کے لئے ہزار ہا روکیں ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو آج صفحہ دُنیا پر نہ کوئی ہندو ہوتا نہ عیسائی۔ سب کے سب (-) نظر آتے لیکن ان روکوں کو دُور کرنا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ وہی توفیق عطا کرے تو انسان نیک و بد میں تمیز کر سکتا ہے۔ اس لئے آخر کار بات پھر اسی پر آ ٹھہرتی ہے کہ انسان اسی کی طرف رجوع کرے تا کہ قوت اور طاقت دیوے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 222-223۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے توبہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"بخوبی یاد رکھو کہ گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے اور نہ صرف ہلاک ہی ہوتا ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے اور اس قابل نہیں ہوتا کہ یہ نعمت اس کو مل سکے۔ جس جس قدر گناہ میں مبتلا ہوتا ہے اسی اسی قدر خدا تعالیٰ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے اور وہ روشنی اور نور جو خدا تعالیٰ کے قرب میں اسے ملتی تھی اس سے پرے ہٹتا جاتا ہے اور تاریکی میں پڑ کر ہر طرف سے آفتوں اور بلاؤں کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہانتک کہ سب سے زیادہ خطرناک دشمن شیطان اس پر اپنا قابو پالیتا ہے اور اُسے ہلاک کر دیتا ہے۔ لیکن اس خطرناک نتیجہ سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک سامان بھی رکھا ہوا ہے۔ اگر انسان اس سے فائدہ اٹھائے تو وہ اس ہلاکت کے گڑھے سے بچ جاتا ہے اور پھر خدا تعالیٰ کے قرب کو پا سکتا ہے۔ وہ سامان کیا ہے؟ رجوع الی اللہ یا سچی توبہ......" (یہ سچی توبہ وہ سامان ہے۔) فرمایا کہ "......خدا تعالیٰ کا نام توّاب ہے۔ وہ بھی رجوع کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان جب گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دُور ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس سے بعید ہوتا ہے......" (گناہ کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے دور ہو جاتا ہے۔) "......لیکن جب انسان رجوع کرتا ہے یعنی اپنے گناہوں سے نادم ہو کر پھر خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تو اس کریم رحیم خدا کا رحم اور کرم بھی جوش میں آتا ہے اور وہ اپنے بندہ کی طرف توجہ کرتا ہے اور رجوع کرتا ہے۔ اس لئے اس کا نام......" (اللہ تعالیٰ کا نام بھی) "......تواب ہے......" (وہ بھی بندے کی طرف توبہ قبول کرتے ہوئے آتا ہے اس لئے اس کا نام تواب ہے۔) "......پس انسان کو چاہئے کہ اپنے ربّ کی طرف رجوع کرے تا کہ وہ اس کی طرف رجوع برحمت کرے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 141-142۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"(دین) وہی طریق نجات بتاتا ہے جو در حقیقت خدا تعالیٰ کی طرف سے ازل سے مقرر ہے اور وہ یہ ہے کہ سچے اعتقاد اور پاک عملوں اور اس کی رضا میں محو ہونے سے اس کے قرب کے مکان کو تلاش کیا جائے اور کوشش کی جائے کہ اس کا قرب اور اس کی رضا حاصل ہو کیونکہ تمام عذاب خدا تعالیٰ کی دوری اور غضب میں ہے پس جس وقت انسان سچی توبہ اور سچے طریق کے اختیار کرنے سے اور سچی تابعداری حاصل کرنے سے اور سچی توحید کے قبول کرنے سے خدا تعالیٰ سے نزدیک ہو جاتا ہے اور

اسی کو راضی کر لیتا ہے تو تب وہ عذاب اس سے دور کیا جاتا ہے۔‘‘

(ست بچن، روحانی خزائن جلد10 صفحہ 275)

پھر قربِ الٰہی کے حصول کے لئے عمومی طور پر اعمال صالحہ بجا لانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ

’’عمل صالح بڑی ہی نعمت ہے۔ خداوند کریم عمل صالح سے راضی ہو جاتا ہے اور قرب حضرت احدیت حاصل ہوتا ہے......‘‘ (اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔)’’...... مگر جس طرح شراب کے آخری گھونٹ میں نشہ ہوتا ہے اسی طرح عمل صالح کے برکات اُس کی آخری خیر میں مخفی ہوتے ہیں۔ جو شخص آخر تک پہنچتا ہے اور عمل صالح کو اپنے کمال تک پہنچاتا ہے وہ ان برکات سے متمتع ہو جاتا ہے لیکن جو شخص درمیان سے ہر عمل صالح کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کو اپنے کمال مطلوب تک نہیں پہنچاتا، وہ ان برکات سے محروم رہ جاتا ہے۔‘‘

(مکتوبات احمد جلد1 صفحہ 600۔ مکتوب بنام میر عباس علی صاحب مکتوب نمبر45)

فرمایا:

’’میں تو یہ جانتا ہوں کہ مومن پاک کیا جاتا ہے اور اس میں فرشتوں کا رنگ ہو جاتا ہے۔ جیسے جیسے اللہ تعالیٰ کا قرب بڑھتا جاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا کلام سنتا اور اس سے تسلّی پاتا ہے۔ اب تم میں سے ہر ایک اپنے اپنے دل میں سوچ لے کہ کیا یہ مقام اسے حاصل ہے؟ میں سچ کہتا ہوں کہ تم صرف پوست اور چھلکے پر قانع ہو گئے ہو حالانکہ یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ مغز چاہتا ہے۔ پس جیسے میرا یہ کام ہے کہ ان حملوں کو روکا جاوے جو بیرونی طور پر (دین) پر ہوتے ہیں ویسے ہی (-) میں (دین) کی حقیقت اور روح پیدا کی جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد4 صفحہ 565۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

آپ نے فرمایا: ’’انسان کی عزت اسی میں ہے اور یہی سب سے بڑی دولت اور نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل ہو۔ جب وہ خدا کا مقرّب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہزاروں برکات اس پر نازل کرتا ہے۔ زمین سے بھی اور آسمان سے بھی اس پر برکات اترتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیخ کنی کے لئے قریش نے کس قدر زور لگایا۔ وہ ایک قوم تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تن تنہا۔ مگر دیکھو! کون کامیاب ہوا۔ اور کون نامراد رہے۔

نصرت اور تائید خدا تعالیٰ کے مقرب کا بہت بڑا نشان ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد5 صفحہ 106۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ہمیں قرب حاصل کرنے کے معیار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ

’’خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔ بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا اور ہر ایک جو اس کے نام کیلئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گِدّوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے۔ ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے۔ وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا۔ وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔‘‘ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 صفحہ 13)

پھر خدا تعالیٰ اپنے مقربوں کے لئے کس طرح غیرت کا اظہار فرماتا ہے اور مخالفوں کو کس طرح ختم کرتا ہے، اس بارے میں آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جائے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ پھر کس طرح غیرت دکھاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ

’’پس جس وقت توہین اور ایذا کا امر کمال کو پہنچ گیا اور جو ابتلا خدا کے ارادہ میں تھا وہ ہو چکا۔ پس اس وقت خدا تعالیٰ کی غیرت اس کے دوستوں کیلئے جوش مارتی ہے۔ اور خدا ان کی طرف دیکھتا ہے اور ان کو مظلوم پاتا ہے اور دیکھتا ہے کہ وہ ظلم کئے گئے اور گالیاں دیئے گئے اور ناحق کافر ٹھہرائے گئے اور ظالموں کے ہاتھوں سے دکھ دیئے گئے۔ پس وہ کھڑا ہوتا ہے تا کہ ان کے لئے اپنی سنت پوری کرے اور اپنی رحمت کو دکھلائے اور اپنے نیک بندوں کی مدد کرے۔ پس ان کے دلوں میں ڈالتا ہے تا کہ پورے طور پر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں۔ اور صبح شام اس کی جناب میں تضرّع کریں اور اسی طرح اس کی سنت اس کے مقربین کی نسبت جاری ہے۔ پس آخر کار دولت اور مدد ان کے لئے ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ ان کے دشمنوں کو شیروں اور پلنگوں کی غذا کر دیتا ہے......‘‘ (شیروں اور چیتوں کی غذا کر دیتا ہے)’’...... اور اسی طرح مخلصوں میں سنت اللہ جاری ہے وہ ضائع نہیں کئے جاتے اور برکت دیئے جاتے ہیں اور حقیر نہیں کئے جاتے اور بزرگ کئے جاتے ہیں۔‘‘

(حجۃ اللہ، روحانی خزائن جلد12 صفحہ 198)

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کا یہ سلوک ہم نے دیکھا اور دشمنوں کو اس نے ذلیل و خوار کیا۔ ایک بار نہیں دو بار نہیں، بار بار کئی مرتبہ اور مختلف علاقوں میں، مختلف ملکوں میں دشمنانِ احمدیت کی ذلت اور رسوائی اور تباہی ہم نے دیکھی۔ پس آج بھی یہ نظارے ہم دیکھتے ہیں۔ میں پھر افراد جماعت کو اور خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں کو توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ مخالفین احمدیت کے خلاف خدا تعالیٰ کی لاٹھی چلے گی اور ضرور چلے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ چھوٹے پیمانے پر اس کے نظارے ہم دیکھتے بھی ہیں، دیکھتے رہتے ہیں لیکن اگر وسیع پیمانے پر جلد یہ نظارے دیکھنے ہیں تو پاکستان میں رہنے والے ہر احمدی اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے ہر احمدی کو خدا تعالیٰ سے قرب اور تعلق میں بڑھنے کی ضرورت ہے۔ پس دنیا کو پیچھے دھکیلیں۔ خدا تعالیٰ سے قرب میں بڑھتے چلے جائیں اور اس کے بڑھتے چلے جانے کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے تا یہ نظارے ہم جلد تر دیکھ سکیں۔ عمومی طور پر دنیا کے احمدیوں کو بھی خاص طور پر اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے تا کہ دنیا میں شیطان کی حکومت کا جلد خاتمہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے مقربین کی حکومت دنیا میں قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کے کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور ان لوگوں میں شامل ہونے کی بھی توفیق عطا فرمائے جو اللہ تعالیٰ کے مقرب ہوتے ہیں۔

ہاتھ سے کام کرنے کی روح کو زندہ کریں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

میں خدام کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آئندہ سالوں میں ہاتھ سے کام کرنے کی روح کو دوبارہ زندہ کیا جائے اور خدام سے ایسے کام کرائے جائیں جن میں وہ ہتک محسوس کرتے ہوں اور وہ کام انفرادی طور پر کرائے جائیں۔ جس وقت قادیان کے تمام خدام جمع ہوں اور وہ سب ایک ہی کام کر رہے ہوں تو انہیں اس وقت کسی کام میں ہتک محسوس نہیں ہوگی کیونکہ ان کے دوسرے ساتھی بھی ان کے ساتھ اسی کام میں شریک ہوتے ہیں لیکن اگر ایک خادم اکیلا کوئی کام کر رہا ہو اور اس کے ساتھی اسے دیکھیں تو وہ ضرور ہتک محسوس کرے گا۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ اجتماعی طور پر کوئی کام نہ ہو بیشک اجتماعی طور پر بھی ہو لیکن انفرادی کام کے مواقع بھی کثرت سے پیدا کئے جائیں۔ مثلاً کسی غریب کا آٹا اٹھا کر اس کے گھر پر پہنچا دیا جائے یا کسی غریب کا چارہ اٹھا کر اس کے گھر پہنچا دیا جائے یا کسی غریب کی روٹیاں پکوا دی جائیں۔ جب خادم روٹیاں پکوانے جائے گا تو دل میں ڈر رہا ہوگا کہ مجھے کوئی دیکھ نہ لے اور اگر کوئی دوست اسے راستے میں مل جائے تو اسے کہے گا میری اپنی نہیں فلاں غریب کی ہیں۔ اس کا یہ اظہار کرنا اس بات کی دلیل ہوگا کہ وہ اس کام کو ہتک آمیز خیال کرتا ہے یہ پہلا قدم ہوگا۔ اسی طرح بعض اور کام اس نوعیت کے سوچے جا سکتے ہیں۔ ایسے کام کرانے سے ہماری غرض یہ ہے کہ کسی خادم میں تکبر کا شائبہ باقی نہ رہے اور اس کا نفس مر جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہر ایک کام کرنے کو تیار ہو جائے۔

(مجلس خدام الاحمدیہ کا تفصیلی پروگرام۔ انوار العلوم جلد18 ص199)

گمشدہ ہوائی جہاز

ائیر فرانس Latecoere 301

10 فروری 1936ء کو ائیر فرانس طیارہ نے برازیل کے شمال مشرق میں واقع علاقے ناٹال سے مغربی فرانس میں واقع علاقے ڈکار کی جانب اڑان بھری اس چھوٹے سے طیارے میں چھ مسافر تھے۔ تاہم جب جہاز سینٹ پیٹر اور سینٹ پال جزائر کے درمیان پرواز کر رہا تھا تو اسے تیز بارش نے آلیا اور جہاز کا رابطہ منقطع ہوگیا۔ آج تک نہ تو جہاز کا علم ہوا کہ وہ کہاں گیا اور نہ ہی اس کے مسافروں کا پتہ چلا کہ وہ کن حالات میں موت کے منہ میں گئے۔

پان امریکن ورلڈ ائیرویز
Hawaii Clipper

اس طیارے کے چھ مسافر اور عملے کے نو افراد کے بارے میں آج تک پتہ نہیں چلا کہ ان کے ساتھ کیا حادثہ پیش آیا۔ یہ طیارہ جولائی 1968ء کو بحر الکاہل میں واقع امریکہ کے زیر تسلط علاقے ''گوام'' سے فلپائن کے دارالحکومت منیلا جانے کے لئے روانہ ہوا تھا تاہم اپنے سفر کے آغاز کے تین گھنٹے ستائیس منٹ بعد جب طیارہ بحر الکاہل کے مغربی حصے میں پہنچا تو طیارے کی جانب سے عام سی نوعیت کا پیغام ملا اس پیغام کے ملتے ہی جہاز کا رابطہ ٹاور سے ٹوٹ گیا جہاز کی تلاش کے لئے امریکی فضائیہ کے طیاروں نے کافی تگ ودو کی تاہم جہاز اور اس کے مسافروں کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

امپیریل ائیرویز رائل ائیرفورس
G-AAGX Hannibal

مارچ 1940ء کو جب ہنی بال طیارہ خلیج عمان کے اوپر محو پرواز تھا تو نامعلوم وجوہات کے باعث کنٹرول ٹاور سے اس کا رابطہ منقطع ہوگیا۔ اس میں بہت سی اہم شخصیات سوار تھیں۔ انتہائی کوششوں کے باوجود جہاز اور مسافروں کو نہیں ڈھونڈا جاسکا۔

برٹش اوورسیز ائیرویز کارپوریشن
G-ALGLX

مارچ 1946ء کو پیش آنے والے اس واقعے میں مسافر اور عملے سمیت دس افراد لاپتہ قرار دیئے گئے۔ ریکارڈ کے مطابق جس وقت طیارہ سری لنکا کے شہر کولمبو اور آسٹریلیا کے زیر تسلط جزیرے ''کوکو آئی لینڈ'' کے درمیان محو پرواز تھا تو اس کا رابطہ کنٹرول ٹاور سے ختم ہوگیا اور انتہائی تلاش کے باوجود طیارے کا سراغ نہیں مل سکا۔

برٹش ساؤتھ امریکن ائیرویز
BSAA Star Tiger

پرتگال کے زیر انتظام علاقے ''آزورس'' کے سانتا ماریا ائیرپورٹ سے برمودا کی جانب جون 1948ء کو اڑان بھرنے والے اس طیارے کے حوالے سے جب یہ حقیقت سامنے آئی کہ ریڈار سے غائب ہونے سے قبل اس کے تمام نیوی گیشنل آلات نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا، اس خبر کے پھیلتے ہی اس تکونی علاقے کو پراسرار اور محیر العقول مقام قرار دیا جانے لگا۔ بعدازاں اس تاثر کو مزید تقویت اس وقت ملی جب تمام تر کوششوں کے باوجود طیارے اور اس کے مسافر نہ ڈھونڈے جاسکے۔

ائیر بورن ٹرانسپورٹ کمپنی
NC16002

دسمبر 1948ء کی نصف شب ''سان جان پورٹیکو'' سے امریکی ریاست فلوریڈا کے شہر میامی کی طرف عازم سفر تھا۔ 29 مسافر اور عملے کے تین افراد سمیت 32 افراد پر مشتمل یہ فلائٹ جب میامی شہر کے قرب میں پہنچی تو اس کا زمینی رابطہ منقطع ہو گیا۔ تمام تر تحقیقات کے باوجود یہ ایک سربستہ راز ہے، جس طرح جہاز کی تباہی اور مسافروں کی موت بھی اب تک ایک راز ہے۔

برٹش ساؤتھ امریکن ائیرویز
BSAA Star Ariel

یہ واقعہ جنوری 1949ء کو پیش آیا۔ یہ جہاز جس وقت لاپتہ ہوا طیارے میں تیرہ مسافر اور عملے کے سات افراد سوار تھے اور طیارہ شمالی بحیرہ اوقیانوس میں جزائر برمودا سے بحیرہ کیریبین میں واقع ملک جمیکا جارہا تھا۔ تحقیقاتی رپورٹوں کے مطابق جہاز کے روٹ پر کوئی بھی غیر معمولی صورتحال نہیں تھی اس کے باوجود جہاز کا گم ہوجانا اور باقیات کا نہ ملنا آج بھی باعث حیرت بنا ہوا ہے۔

نارتھ ویسٹ اورینٹ ائیرلائنز N95425

جون 1950ء کی نصف شب کو یہ طیارہ امریکا میں واقع دنیا کی پانچویں بڑی ''جھیل مشی گن'' کے اوپر محو پرواز تھا۔ اس فلائٹ میں عملے کے تین افراد اور 55 مسافر سوار تھے، جس وقت جہاز مشی گن جھیل سے پچیس کلومیٹر دور تھا، وہ ریڈار سے غائب ہوگیا اور تمام تر کوششوں کے باوجود رابطہ بحال نہ ہو سکا۔ رابطے کے ٹوٹنے کے تھوڑی ہی دیر بعد اٹھاون ہزار مربع کلومیٹر پر پھیلی اس وسیع وعریض جھیل میں بدقسمت مسافروں کی تلاش شروع کر دی گئی لیکن تمام کوششیں بے سود گئیں۔

کینیڈین پیسیفک ائیرلائنز CF-CPC

جولائی 1951ء کو ایک اور طیارہ لاپتہ ہوا۔ طیارہ کینیڈا کے وینکوور ائیرپورٹ سے ٹوکیو جانے کے لئے روانہ ہوا تھا۔ طیارے میں عملے کے چھ ارکان اور 31 مسافر تھے۔ طیارے کو ریاست الاسکا میں ٹھہرنا تھا۔ الاسکا سے روانہ ہونے کے نوے منٹ بعد طیارہ گمشدہ قرار دے دیا گیا۔ 37 انسانی جانوں اور طیارے کی تلاش میں امریکی اور کینیڈین امدادی ٹیموں نے سرتوڑ کوششیں کیں، مگر کامیابی نہ مل سکی۔

ائیروٹاپوگرافکس ائیرلائنز CS-THB

نومبر 1958ء کو چار انجنوں والے اس طیارے میں عملے کے اراکین سمیت 36 افراد سوار تھے، جن کی منزل لزبن شہر سے بحیرہ اوقیانوس میں واقع جزائر کے مجموعے ''مادیرا'' تھی، جس وقت طیارہ پرتگال کے شہر لزبن سے دوسو پچاس کلومیٹر کی دوری پر تھا، جہاز کے کپتان کی کنٹرول ٹاور سے بات ہوئی، لیکن اس پیغام کے بعد طیارے کا کنٹرول ٹاور سے رابطہ ٹوٹ گیا جو از حد کوشش کے باوجود قائم نہ ہوسکا۔ بعدازاں طیارے کی تلاش کافی عرصے تک جاری رہی، لیکن ناکامی کے باعث ایسی تمام کوششوں کو منسوخ کر کے مسافروں اور طیاروں کو گمشدہ قرار دے دیا گیا۔

سکائی ویز لمیٹڈ، G-AHFA

یہ طیارہ فروری 1953ء کو لندن سے جمیکا جانے کے لئے اڑا، جہاز شمالی بحیرہ اوقیانوس میں پرتگال کے قریب رکا اور مزید مسافروں کو لینے کے بعد کینیڈا کے جزیرے نیوفاؤنڈ لینڈ کے لئے روانہ ہوا۔ ایک گھنٹے بعد طیارہ کے کپتان نے کنٹرول ٹاور سے گفت وشنید کی، جس میں کسی بھی مسئلے کی نشاندہی نہیں کی گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جہاز کا رابطہ منقطع ہو گیا اور وہ ریڈار اسکرین سے غائب ہوگیا۔ 35 مسافروں اور عملے کے چھ افراد سمیت تمام افراد کی تلاش کے لئے امریکی کوسٹ گارڈ اور مقامی انتظامیہ نے کھوج کا دائرہ ایک سو بیس میل کے علاقے تک پھیلا دیا، اس کے باوجود طیارے کا ملبہ یا مسافروں کی باقیات نہیں مل سکیں۔

گلف ایوی ایشن، VT-DGS

جولائی 1960ء کو یہ فلائٹ قطر کے شہر دوحہ سے شارجہ کی جانب رواں دواں تھی۔ طیارے میں عملے کے ارکان سمیت 16 افراد سفر کر رہے تھے۔ اچانک طیارے کا رابطہ زمینی کنٹرول ٹاور سے ٹوٹ گیا تقریباً ایک ہفتے تک جہاز اور اس کے مسافروں کو بحیرۂ عرب کی لہروں میں تلاش کیا گیا مگر کامیابی نہ مل سکی۔

گارودا انڈونیشن ائیرویز PK-GDY

فروری 1961ء کو یہ جہاز بحیرۂ جاوا کے اوپر محو پرواز تھا۔ طیارے میں عملے سمیت 26 مسافر تھے۔ بحیرہ جاوا میں شمال مشرقی سمت پر واقع جزیرے میڈورا کے قرب میں پہنچ کر طیارہ ریڈار سے اچانک غائب ہوگیا اور آج تک لاپتہ ہے۔

ٹرانسپورٹ ائیرو میلتار TAM-52

اس پر عملے سمیت 24 افراد سوار تھے۔ یہ حادثہ جنوری 1974ء کو بولیویا ملک میں پیش آیا۔ واضح رہے کہ بولیویا چاروں جانب خشکی میں گھرا ملک ہے، جس وقت طیارہ سانتا روزا ائیرپورٹ سے لاپاز شہر کے ایل آلتو ائیرپورٹ کی جانب سفر کر رہا تھا، نامعلوم وجوہات پر اپنا زمینی رابطہ کھو بیٹھا۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جہاز خشکی کے اوپر اڑ رہا تھا، لیکن اس کے باوجود مسافروں اور جہاز کی باقیات نہ مل سکیں۔

ملائیشین ائیرلائنز MH370

ملائیشین ائیر لائنز کا طیارہ ''بوئنگ 777'' 8 مارچ 2014ء کو کوالالمپور انٹرنیشنل ائیرپورٹ سے چین کے شہر بیجنگ جانے کیلئے روانہ ہوا۔ اس طیارے میں عملے کے بارہ اراکین سمیت 227 مسافر سوار تھے، جہاز ویتنام کی فضائی حدود میں داخل ہونے کے بعد لاپتہ ہوگیا اور اس کا ابھی تک سراغ نہیں مل سکا ہے۔ واقعات کے مطابق طیارے نے آخری مرتبہ ملائیشیا کے مشرق میں بحیرۂ جنوبی چین کے اوپر سفر کرتے ہوئے ٹریفک کنٹرول ٹاور سے رابطہ کیا تھا جس میں کسی بھی قسم کی ہنگامی حالت کی نشاندہی نہیں کی گئی تھی۔ واضح رہے کہ جہاز کی تلاش کے لئے پچیس ممالک کے ماہرین بحر ہند کے پانیوں میں سرگرم عمل رہے۔ بوئنگ سات سو ستر میں پندرہ ممالک کے مسافر سفر کر رہے تھے، جن میں صرف چین کے مسافروں کی تعداد 152 تھی۔ (سنڈے ایکسپریس 4 مئی 2014ء)

جلسہ ہائے یوم خلافت

(ضلع سیالکوٹ)

۞ مکرم مرزا منیر احمد صاحب مربی ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

ضلع سیالکوٹ میں درج ذیل جماعتوں سیالکوٹ شہر، بھڈال، سیالکوٹ کینٹ، ٹھروہ، پنڈی بھاگو، چونڈہ، کھرپا، ڈگری گھمناں، قلعہ کالروالا اور رلیو کے میں جلسہ ہائے یوم خلافت پوری شان کے ساتھ منائے گئے جس میں مرکز سلسلہ سے نمائندگان اور مربیان سلسلہ نے برکات خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کو احباب جماعت کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق دے۔ آمین

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنے کاروبار کو فروغ دیں

داخلہ جات سکولز نظارت تعلیم

امسال نظارت تعلیم کے مندرجہ ذیل تعلیمی ادارہ جات کی ایوننگ کلاسز میں محدود سیٹیں موجود ہیں۔ یہ سیٹیں صرف ایوننگ میں موجود ہیں۔ داخلہ کے بعد کسی کو مارننگ میں منتقل نہیں کیا جائے گا۔

کلاس اول: نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول مریم گرلز سکول دارالنصر۔

کلاس دوم: نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول، مریم گرلز سکول دارالنصر۔

کلاس سوئم: نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول، مریم گرلز سکول دارالنصر۔

کلاس پنجم: نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول، مریم صدیقہ سکول درالرحمت، مریم گرلز سکول دارالنصر، بیوت الحمد پرائمری سکول، طاہر پرائمری سکول

کلاس ششم: نصرت جہاں اکیڈمی گرلز (مارننگ)، مریم گرلز سکول دارالنصر، مریم صدیقہ سکول دارالرحمت

کلاس ہفتم: مریم گرلز سکول دارالنصر، بیوت الحمد ہائی سکول، نصرت جہاں اکیڈمی بوائز سکول (مارننگ)، ناصر ہائی سکول (مارننگ)

کلاس ہشتم: مریم گرلز سکول دارالنصر، بیوت الحمد ہائی سکول

شیڈیول

تاریخ وصولی فارم: 14 تا 21 جون 2014ء

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ: 21 جون

نوٹ: داخلہ فارم کی آخری تاریخ کے بعد داخلہ فارم نہیں دیا جائے گا۔ داخلہ فارم جمع کرواتے وقت ادارے سے ٹیسٹ کا شیڈیول لازمی حاصل کریں۔ تاریخ گزر جانے کی صورت میں دوبارہ ٹیسٹ نہیں لیا جائے گا۔ داخلہ ہو جانے کی صورت میں مقررہ تاریخ تک فیس جمع کروانی لازمی ہو گی بصورت دیگر داخلہ کینسل ہو جائے گا۔ براہ مہربانی نوٹ فرمالیں۔ (نظارت تعلیم)

بقیہ از صفحہ 1: 39واں جلسہ سالانہ جرمنی

شخصیات نے شرکت کی۔ انہوں نے جلسہ کے سٹیج سے جماعت کے بارے میں اظہار خیال کیا اور جماعت کی امن، محبت اور بھائی چارے کی تعلیمات اور خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہا۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے اس موقع پر بہت سے پروگرامز اور مہمانوں کے تاثرات ٹیلی کاسٹ کئے اور تین دن کے جلسہ کی کارروائی دکھائی۔ پنڈال میں بیٹھنے والے احباب نے تنظیم اور دلی جوش سے لبریز نعرے لگائے اور پوری دلجمعی کے ساتھ جلسہ کے سب پروگراموں کو سنا۔

اس جلسہ کی تفصیلات روزنامہ الفضل میں آئندہ شماروں میں پیش کی جاتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی تمام برکات و فیوض سے ہم سب کو وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت ٹیچر

نظارت تعلیم کے ادارہ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز میں میتھ، مطالعہ پاکستان اور فزکس کے لئے ٹیچرز کی آسامیاں خالی ہیں۔ خدمت کا شوق رکھنے والی ایماندار اور محنتی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ جن کی تعلیمی قابلیت کم از کم M.Sc ہونا ضروری ہے۔ خواہشمند خواتین اپنی درخواستیں بنام پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن ربوہ مصدقہ از صدر محلّہ اپنی اسناد کی نقول کے ساتھ جلد از جلد ادارہ ہٰذا میں جمع کروادیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز ربوہ)

ضرورت ڈائریکٹر نرسنگ

(طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ڈائریکٹر نرسنگ کی آسامی خالی ہے۔ خواہشمند خواتین جن کا 10 سال کا تجربہ ہو اپنی درخواستیں صدر محلّہ کی تصدیق کے ساتھ ایڈمنسٹریٹر صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام ارسال کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 17 جون

طلوع فجر	3:22
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	7:18

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

17 جون 2014ء

1:45 am	راہ ھدیٰ
6:20 am	جلسہ سالانہ یو ایس اے
8:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 ستمبر 2008ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال و جواب
11:20 pm	گلشن وقف نو

عطیہ خون۔ خدمت بھی عبادت بھی

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0334-7801578

7 جون سے گرینڈ سیل میلہ
نئی ورائٹی۔ نئے ڈیزائن۔ نیا ٹرینڈ
یہ سب کچھ اب سیل میں ملے گا
لڑکوں، مردانہ اور زنانہ ورائٹی پر سیل کا آغاز
مس کولیکشن
اقصیٰ روڈ ربوہ

SkyNetWorld WideExpress
آپ دنیا میں کہیں بھی اپنے اہم دستاویزات و پارسل کیلئے بہترین سروس
اور بڑے پارسلوں پر حیرت انگیز کمی
سکائی نیٹ آفس اقصیٰ چوک مسرور پلازہ ربوہ
فون 047-6215744 موبائل 0334-6365127

سنگ مرمر گرے نائٹ کے کتبہ جات بنانے کا بااعتماد مرکز
اشرف ماربل سٹور
اقصیٰ چوک والے
کالج روڈ نزد جامعہ سینئر سیکشن ربوہ
شیخ حمید احمد: 0332-7063062
شیخ طارق جاوید: 0334-6309472

جرمن پروڈکٹس ٹریڈرز
LIQUI MOLY
Made in Germany
موٹر آئلز ایڈیٹوز اور کار کیئر
Authorised Distributor
افضل طاہر
PH:042-37420652
Cell:0300-4134599
E-mail:afzaltahir99@yahoo.com
www.liquimolylahore.com
9/224,Ferozepur Road, Muslim Town Morr,Lahore

DE MONTFORT UNIVERSITY LEICESTER
Want to Study in the UK?
www.dmu.ac.uk
Meet Mr. Richard Witts for admission & Scholarship on 23rd June- Monday - From 02:00pm to 07:00pm
P.C. Hotel Lahore - Board Room "F"
Important News For Sep. 2014
All the students especially O/A-Level & intermediate who are waiting for result must join to get admission for Sep. 2014.
EC Education Concern®
Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore.
35162310/0302-8411770
info@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype: fdewdrop

Deals in HRC,CRC,EG,P&O, Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

وردہ فیبرکس
Sale Sale Sale
لان کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

FR-10

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878